علمی و تحقیقی رسالہ نمبر: 9

مکتبہ افکارِ رضا

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کب ہوئی؟

تحقیق: علمائے دارالافتاء افکارِ رضا پاکستان
پیشکش: افکارِ رضا ریسرچ سینٹر پاکستان
مکتبہ افکارِ رضا

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت کس تاریخ کو ہے؟ براہ کرم رہنمائی فرمادیں۔

الجواب بعون الملك الوهاب

تحقیق یہی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پر 26 ذی الحجۃ بروز بدھ فجر کی نماز میں حملہ ہوا پھر 29 ذی الحجۃ ہفتہ کا دن گزارنے کے بعد جب شام کو محرم الحرام کا چاند نظر آیا تو اس چاند رات میں یعنی یکم محرم الحرام کی شب کو جامِ شہادت نوش کیا اور اس کے اگلے روز اتوار کے دن صبح کے وقت میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

تمہیدی گفتگو:

تاریخ سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھنے والا شخص یہ جانتا ہے کہ مختلف شخصیات کی تاریخ پیدائش و وفات میں بکثرت اختلاف ہوتے ہیں اور کئی کئی اقوال سامنے آجاتے ہیں، حتی کہ سید السادات، رسولِ کائنات، فخر موجودات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جن کی زندگی کے ہر ہر پہلو کو یاد رکھا جاتا رہا اور آپ کی زبانِ اقدس سے نکلنے والے الفاظ کو سینوں اور کتابوں میں محفوظ کیا جاتا رہا مگر اس کے باوجود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ سلم کی بھی تاریخِ وفات میں بکثرت اختلاف ہے حتی کہ آٹھ اقوال بیان کئے گئے ہیں اور یہ اختلاف نہ صرف تاریخِ وفات میں کیا گیا ہے بلکہ وقوعہ کے مہینہ میں بھی اختلاف کیا گیا ہے تو اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ تاریخ کے معاملہ مختلف اقوال ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اس لئے ایسی صورتحال میں جمہور و مشہور اور معمول بہ قول کو اختیار کیا جاتا ہے اور اس کے خلاف اقوال کو چھوڑ دیا جاتا ہے تو اسی اصول کی روشنی میں ذیل میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے یومِ شہادت کے متعلق کچھ باتیں عرض

کرتا ہوں جس کے بعد حقیقتِ حال سامنے آجائے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت خنجر کے حملہ کے نتیجے میں ہوئی تھی اور یہ شہادت یک دم نہیں ہوئی تھی کہ حملہ ہوتے ہی آپ نے جامِ شہادت نوش کر لیا بلکہ کچھ تاخیر کے ساتھ آپ نے وفات پائی، اس دوران آپ نے کچھ وصیتیں اور دیگر امور کی تلقین وغیرہ بھی کی تھی جس کی تفصیل مُطَوَّلَاتْ میں دیکھی جا سکتی ہے۔ اس تاخیر میں کتنا وقت گزرا، یہ آگے آنے والی روایات سے ظاہر ہو گا اور پھر اس کے بعد آپ نے جامِ شہادت نوش کیا تو آپ کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

متفرق اقوال:

یہ یاد رہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی جس طرح اختلاف تاریخِ شہادت میں ہے تو ایسے ہی حملہ کی تاریخ اور دن میں بھی اختلاف ہے، مثلاً بعض نے لکھا ہے کہ حملہ ذی الحجۃ ختم ہونے سے سات دن قبل بدھ کو ہوا اور بعض نے آٹھ کا کہا اور بعض نے لکھا ہے کہ چار راتیں قبل بدھ والے دن ہوا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ تین راتیں قبل بدھ والے دن ہوا ہے اور بعض نے یہ بھی کہا کہ جمعرات کو حملہ ہوا ہے۔ اور بعض نے کہا کہ ذی الحجۃ ختم ہونے سے چار دن پہلے پیر کے روز ہوا ہے۔ یونہی بعض نے آخری ذی الحجہ کو وفات کا کہا ہے اور بعض نے دو راتوں کا کہا ہے اور بعض نے تین دن کا بھی کہا۔

اسی طرح شہادت کے دن میں بھی اختلاف ہے کہ بعض نے کہا کہ بدھ کو ہوئی، بعض نے کہا کہ بدھ کی رات (بدھ کے دن سے ماقبل کی رات) میں شہادت ہوئی۔ بعض نے کہا کہ جمعرات کو ہوئی اور بعض نے کہا کہ جمعہ کو ہوئی۔ بعض نے کہا یکم محرم الحرام اتوار کو ہوئی۔ بعض

نے کہا یکم محرم الحرام ہفتہ کو ہوئی۔ اور بعض نے مطلق طور پر ذی الحجۃ کے آخر کا قول کیا ہے۔

تدفین کے متعلق بھی مختلف اقوال ہیں؛ مثلا بعض نے کہا کہ بدھ کے دن ہوئی جبکہ ذی الحجۃ کے چار باقی تھے۔ بعض نے کہا کہ بدھ کو یکم محرم الحرام والے دن تدفین ہوئی۔ بعض نے یکم محرم اتوار کا ذکر کیا ہے۔ بعض نے کہا 10 محرم الحرام بروز اتوار تدفین ہوئی۔

اس متعلق یہ جتنے اقوال ذکر کئے ہیں تو یہ جملہ اقوال کا استیعاب نہیں ہے بلکہ نظر سے گزرنے والے کچھ اقوال ہیں، اس کے علاوہ بھی ان امور سے متعلقہ کئی اقوال موجود ہیں۔

تناقض:

آپ رضی اللہ عنہ کے اس وقوعہ میں زبردست قسم کا اختلاف ہے اور بعض اقوال ایسے ہیں کہ جن سے ایسا تناقض ظاہر ہو رہا ہے کہ ان میں بغیر کسی کے خطاء پہ ہوئے تطبیق کی صورت نہیں ہے۔ مثلا، حملہ ہونے کے متعلق بعض نے پیر کا کہا ہے جبکہ ذی الحجہ کی چار راتیں رہتی تھیں اور بعض نے بدھ کا کہا ہے جبکہ ابھی ذی الحجہ کے سات دن رہتے تھے اور بعض دیگر نے بھی بدھ کا کہا ہے مگر انہوں نے یہ کہا کہ ابھی ذی الحجہ کے اختتام کو تین یا چار راتیں باقی تھیں حتی کہ یکم محرم کو بھی بدھ کہا گیا ہے۔ اب اس میں تطبیق کی بظاہر کوئی صورت نہیں ہے؛ کیونکہ بدھ سے بدھ آٹھ دن بنتے ہیں اور یہ 23 ذی الحجہ و یکم محرم میں منطبق ہو بھی جائیں تو بیچ کے تین یا چار راتوں والے قول کو غلط کہنا پڑے گا اور اگر ان میں سے کوئی درست ہو تو بقیہ تین قول غلط قرار پائیں گے۔ یونہی ان میں پیر کی تطبیق کی کوئی صورت نہیں ہے۔

یونہی بعض نے کہا کہ 26 ذی الحجۃ پیر کو تھی اور بعض نے کہا کہ 26 ذی الحجۃ بدھ کو تھی، اب اس میں کوئی تطبیق نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ ان میں ایک دو دن کا فرق ہے، اگر ایک کا بھی ہوتا تو

ممکن تھا کہ یہ وقوعہ رات یعنی صبح کے وقت کا ہے اور کبھی سابقہ رات پہ مابعد کا اطلاق کیا جاتا ہے تو یوں ممکن تھا مگر یہاں بیچ میں ایک دن کا فاصلہ ہے۔

اختلاف کا ممکنہ سبب اور تطبیق کی کوشش:

کافی غور و حوض کے بعد اس اتنے سارے اختلاف کا سبب یہ ظاہر ہوا کہ اس واقعہ کو بیان کرنے کا انداز مؤرخین و مبتدین میں غیر واضح اور مجمل سا تھا اور ایک ساتھ سب چیزیں بیان نہیں ہوئیں جس سے مختلف اشتباہ ہوتے رہے یہاں تک کہ اتنے سارے اقوال سامنے آگئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس واقعہ سے کئی امور جڑے تھے مثلا، حملہ کا دن، اس کی تاریخ، حملہ کے بعد زندہ رہنے کے ایام، وفات کا وقت الگ یعنی رات کو ہوئی اور تدفین کا وقت الگ یعنی اگلے دن کو ہوئی اور اس میں چاند کے انتیس اور تیس ہونے کا معاملہ آجانا اور پھر مؤرخین کے اس کو اجمالا بیان کرنے میں مختلف انداز کا ہونا تو اس سارے معاملہ میں سے کئی قرین و قیاس کے مواقع پیدا ہو گئے۔ اس کی مزید تطبیق ملاحظہ فرمائیں؛

جہاں تین یا چار ذی الحجہ باقی رہنے کا ذکر ہے تو وہاں تین راتیں اور چار دن مراد ہوں اگرچہ کئی روایتوں میں چار کے ساتھ بھی راتوں کی تصریح ہے مگر کئی جگہوں پر چار مطلق ہے اسے رات سے مقید نہیں کیا گیا اور یہی امام واقدی سے مروی ہے تو اس سے ممکنہ 25، 26 اور 27 ذی الحجہ کا قول منطبق ہو گیا کہ جب 29 کا مہینہ تھا اور تین راتیں اور چار دن باقی تھے تو حملہ کا دن 26 ذی الحجہ ہوا جو ان تاریخوں میں بھی متوسط اور عمومی لحاظ سے بھی ایک متوسط قول ہوا۔ اس پر دوسری دلیل یہ ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ **"بدھ کو حملہ ہوا ہے جبکہ ذی الحجہ کی چار راتیں باقی تھیں اور اتوار کی صبح یکم محرم کو تدفین ہوئی"** تو اس میں بدھ کے بعد چار راتیں اگر ذی الحجہ کی مانیں

تو اتوار کا دن یکم محرم نہیں ہو سکتا تو خود ان کی بات میں تضاد واقع ہو گا تو اس سے بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ ان کا چار والا قول مطلق ہو اور اس سے مراد چار راتیں نہیں، بلکہ چار دن ہوں۔ اور امام واقدی کے دوسرے چار والے قول کو بھی بعض نے راتوں سے مقید کیا تو یہ شاید نقل / روایت میں خطاء واقع ہوئی ہے، اور اس قول کے راتوں سے مقید ہونے میں اس کا بطلان بھی ظاہر ہو گیا کہ چار راتیں مانی جائیں تو یکم محرم اتوار کو نہیں بلکہ پیر کو بنتی ہے۔

اس کے بعد جہاں جو سات دن ذی الحجہ کے باقی رہنے یعنی 23 ذی الحجہ یا ایک دن باقی رہنے یعنی 29 ذی الحجہ کا قول ہوا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض نے 26 کو وفات سمجھی اور اس سے تین زندہ رہنے والے دن نکال کر 23 ذی الحجہ کا حملہ یا بعض نے اسی کو وفات کا قول کر دیا، یہ کمزور اور ناقابلِ اعتبار قول ہے بلکہ امام سخاوی نے اس کو صراحتاً غلط قرار دیا ہے اور اصل میں 26 ذی الحجہ کو بھی وفات نہیں بلکہ حملہ ہوا تھا اور اس پر دلیل یہ ہے کہ اس وقوعہ سے متعلق اکثر جمہور کا اتفاق ہے کہ تین دن زندہ بھی رہے اور اس میں جہاں تین یا چار ذی الحجہ باقی رہنے کا ذکر ہے تو وہاں عمومی طور پر "طعن" یعنی خنجر لگنے کا ذکر ہوا تو ان میں حملہ کا بیان ہے، نہ کہ وفات کا اور جہاں تین یا چار راتیں ذی الحجہ باقی رہنے کے ساتھ "قتل" کا ذکر ہے تو اس سے مراد سعیِ قتل یعنی حملہ ہی ہے جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے تو اگرچہ بعض نے اسی کو وفات کا دن قرار دیا مگر صحیح و اکثریت اس پر ہے کہ حملہ کے دن ہی وفات نہیں ہوئی بلکہ حملہ کے بعد زندہ رہے اور اس میں اکثر جمہور علماء کا تین دن کا قول ہے اور 29 ذی الحجہ کو وفات کا قول ہونا تقریبی ہے تحقیقی نہیں ہے؛ کیونکہ بعض نے ہفتہ کو یکم محرم کہا اور بعض نے آخری ذی الحجہ کہا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہفتہ کا دن گزار کر رات کو ہوئی تھی تو بعض نے اس کو یوں بیان

کرنے کے بجائے فقط ہفتہ کے دن وفات کا قول کر دیا تو اب ہفتہ والے دن یکم محرم نہیں بلکہ 29 ذی الحج تھی تو اب بعض نے وفات پر ہفتہ کے دن والا 29 ذی الحج کا اطلاق کیا تو اس لحاظ سے 29 ذی الحج کہلائی حالانکہ یہ اطلاق باعتبارِ حقیقت درست نہ تھا کہ مغرب کے بعد تاریخ بدل گئی تھی تو اس لحاظ سے بقیہ بعض نے کہا کہ مغرب کے بعد چاند نظر آگیا ہے تو اب یہ غرۃ المحرم یعنی یکم محرم ہو گیا تو اب انہوں نے ہفتہ کی وفات کو یکم محرم کہہ دیا ہے تو اسی وجہ سے ہفتہ کے دن کے متعلق دو قول ہو گئے مگر اس سے آپ حقیقت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اور اس سے ایک فرق مزید پڑ گیا کہ اصل میں یکم محرم کا دن اتوار تھا اور ہفتہ پر اطلاق مجازی تھا تو اب ہفتہ اور اتوار دونوں کے متعلق بھی یکم محرم کا قول ہو گیا تو اس تطبیق سے یہ سب واضح ہو گیا ہے کہ 29 ہفتہ کے دن کو تھی اور مغرب کے بعد یکم محرم تھی جس میں انتقال ہوا تو اس کی فجر کے بعد تدفین ہوئی تو اسی کو صبیحۃ المحرم سے تعبیر کیا گیا، یونہی یہ ایک دوسرا عقدہ بھی حل ہو گیا۔

اور جنہوں نے دس محرم کو تدفین کا قول کیا ہے تو اس کی وجہ یہ لگتی ہے کہ یہ کتابت کی غلطی ہے یا نسخہ کے پرانے ہونے کی وجہ سے غیر واضح لکھا تھا تو کسی نے کتاب میں (ودفن یوم الأحد غرۃ المحرم) لکھا دیکھا ہو گا مگر انہوں نے کتابت کی غلطی یا نظر کی خطاء کے باعث (غرۃ) کو عشرۃ پڑھ لیا ہو گا جس باعث یہ بدل کر نئی عبارت (ودفن یوم الأحد عاشر محرم) یوں ترتیب پائی ہو گی، تو اب اس ناقل نے دس کا قول کر دیا اور دن بھی وہی اتوار کا ذکر کر دیا ہو گا تو بظاہر یہ نظر میں خطاء کے باعث ہوا ہے۔

طبقات ابن سعد وغیرہ کی وہ روایات جس میں ذوالحجۃ کے ختم ہونے سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے تو اس میں ذوالحجۃ کی اختتامی مدت ایک تقریبی

قول ہے، بعینہ اختتامی وقت کی تصریح مقصود نہیں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے محرم الحرام کی پہلی رات میں ہی وفات پا گئے تھے تو وہ رات کا کم حصہ تھا تو اس وجہ سے اسے شمار میں نہیں لایا گیا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ عین محرم کا چاند نظر آتے ہوئے وفات ہوئی ہو تو اس طور پر بھی تمام اقوال سابقہ تطبیق کے لحاظ سے منطبق ہو جائیں گے اور یہ روایت بھی اپنے بالکل ظاہری معنی پر محمول ہو گی۔

خلاصہ:

26 ذی الحجہ بروز بدھ کو فجر کی نماز میں حملہ ہوا تو اس کے بعد تین دن تک زخمی رہے اور 29 ذی الحجہ بروز ہفتہ کی شام کو مغرب کے بعد رات میں انتقال ہوا جبکہ محرم کا چاند نظر آچکا تھا اور پھر یکم محرم الحرام بروز اتوار صبح کے وقت تدفین ہوئی۔ تو دن کو تاریخ اگرچہ 29 تھی اور دن بھی ہفتہ کا تھا مگر مغرب کے بعد تاریخ بدل گئی تو اس سے یہ شہادت یکم محرم الحرام کو کہلائی۔

ان اقوال میں اتنے فرق کا سبب یہی نظر آرہا ہے کہ بہت سی چیزیں قرین و قیاس سے اخذ کی گئیں، یہی وجہ ہے کہ کوئی ایک امر سب میں درست آرہا ہے اور اس سے سب اقوال کو جگہ بھی مل رہی ہے۔ اور منصف شخص اس تطبیق کو بعید از وقوع نہیں کہے گا، اگرچہ اس طرز پر تفصیل سے کسی نے کلام نہیں کیا مگر امام سخاوی وغیرہ بعض بزرگوں نے اسی طرح کے ملتے جلتے اقوال نقل کئے ہیں جن کے فیضان یہ تطبیق زیرِ قلم آئی۔

مختلف اقوال پر دلائل و جزئیات:

الھدایۃ والاِرشاد میں ہے: «قال خليفة والواقدي لثلاث ليال بقين من ذي الحجة وقال الذهلي كتب إلي أبي نعيم وأبي بكر بن أبي شيبة يوم الأربعاء لأربع

بقين سنة [ثلاث عشرة] وقال الذهلي قال يحيى بن بكير لسبع بقين منه وقال فمكث ثلاثا بعدما طعن ثم مات وقال خليفة عاش بعدما طعن ثلاثة أيام ويقال سبعة أيام ثم مات وقال عمرو بن علي مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: خلیفہ بن خیاط وواقدی نے کہا کہ ذی الحجہ کی تین راتیں باقی تھیں اور ذُہلی نے ابو نعیم وابو بکر بن ابی شیبہ کو لکھا کہ بدھ کے دن جبکہ 23 ہجری پورے ہونے میں چار باقی تھے اور ذُہلی نے کہا کہ یحیی بن بکیر نے کہا کہ تب سات باقی تھے تو خنجر کے حملہ کے بعد تین دن زندہ رہے اور پھر وفات ہوئی اور خلیفہ بن خیاط نے کہا کہ جب ان پر خنجر کا حملہ ہوا تو اس کے بعد تین دن زندہ رہے اور کہا گیا کہ سات ایام پھر وفات ہوئی اور عمرو بن علی نے کہا کہ ہفتہ کے دن پہلی محرم کو 24 ہجری میں شہید ہوئے۔[1]

توضیح: اس میں خلیفہ بن خیاط وامام واقدی نے کہا کہ جب وقوعہ ہوا تین راتیں باقی تھیں، یعنی 26 کو حملہ ہوا اور اس وقوعہ کے بعد 29 کے مہینہ کے حساب سے تین ہی راتیں بنتی ہیں اور اس کے بعد تین دن زندہ بھی رہے تو اس لحاظ سے 29 کی شام کو وفات کے قول کو ترجیح ملتی ہے۔ اور یہاں جس قول میں یہ ہے کہ جب وقوعہ ہوا چار تھے تو اس میں چار کے ساتھ دن یا رات کی قید نہیں ہے تو ظاہر یہی ہے کہ یہ چار دن ہیں کہ 26 والا دن بھی اور آگے 29 کا دن بھی تو اس لحاظ سے یہ منطبق ہوتا ہے اور اس میں جو زندہ رہنے کا قول تین دن کا ہے تو اس میں ظاہر یہی ہے کہ 26 کا دن شامل نہیں ہے کہ اس کی روایت میں "بعد ذلک" آتا ہے جس سے اس دن کے بعد سے تین دن کی طرف اشارہ ہوتا ہے تو اس لحاظ سے بھی تطبیق ہوتی ہے جیسا کہ آخری قول میں غرۃ المحرم کا

---

1 ...رجال صحيح البخاري = الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد» (506/2)۔

ذکر ہے کہ اس سے مراد محرم کا اوائل حصہ ہے اور وہ محرم کی چاند رات ہے۔

الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد (رجال صحيح البخاري) میں ہے: «وقال الواقدي في الطبقات طعن عمر في ثلاث ليال بقين من ذي الحجة توفي لهلال المحرم سنة أربع وعشرين وقال في التاريخ طعن يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة» ترجمہ: امام واقدی نے طبقات میں کہا کہ حضرت عمر پر حملہ ہوا جبکہ ابھی ذی الحجہ کی تین راتیں باقی رہتی تھیں اور آپ نے 24 ہجری میں محرم کے چاند میں وفات پائی اور امام واقدی نے تاریخ میں کہا کہ حضرت عمر پر بدھ کو حملہ ہوا جبکہ ذی الحجہ میں چار دن باقی تھے۔[1]

اس میں امام واقدی کے دو مختلف قولوں میں تبھی تطبیق ممکن ہے کہ ایک سے مراد راتیں ہوں جیسا کہ مصرح ہے اور دوسرے سے مراد دن ہوں جیسا کہ منطبق ہے اور اس میں بھی یکم محرم کو وفات کی تصریح ہے۔ اوپر والے دونوں جزئیات نیچے تاریخ دمشق میں بھی موجود ہیں اور ان میں چار مطلق لکھا ہے۔

المحن میں ہے: «قال ابن اسحاق وحدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه (عن جده) عبد الله بن الزبير قال طعن عمر يوم الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة ثم بقي ثلاثة أيام ثم مات رحمه الله» ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ بدھ کے دن حملہ ہوا جبکہ ذی الحجہ ختم ہونے میں تین باقی تھے اور اس کے بعد تین دن زندہ رہے اور پھر وفات ہوئی۔[2]

التعديل والتجريح میں ہے: «طعن يوم الأربعاء لثلاث بقين من ذي الحجة ومات بعد ذلك بثلاث يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: آپ پر بدھ کو حملہ ہوا جبکہ

---

1 ...رجال صحيح البخاري = الهداية والإرشاد في معرفة أهل الثقة والسداد» (506/2)۔

2 ...المحن» (ص67)۔

ذی الحجہ میں تین باقی تھے اور اس کے تین دن بعد ہفتہ کو 24 ہجری میں محرم کے اوائل میں وفات ہوئی۔[1]

غور کیجیے گا: اس میں ہماری تطبیق پر بڑی واضح تائید و دلیل ہے بایں طور پر کہ حملہ بدھ کو ہوا ہے جبکہ ذی الحجہ کے تین دن رہتے تھے اور پھر اس کے بعد تین دن زندہ رہے اور وفات بھی یکم محرم کو ہوئی ہے تو اگر تین دن ذی الحجہ کے تھے اور تین ہی دن بعد وفات ہوئی اور تو اب اگر بدھ کو بھی ان تین زندہ رہنے والے دنوں میں شامل کریں تو اگر ہم کہیں کہ تین گزرنے کے بعد چوتھے یعنی ہفتہ کو وفات ہوئی تو اس دن محرم نہیں ہو سکتا کہ جب بدھ کے بعد تین دن ذی الحجہ کو باقی تھے تو اس حساب سے ہفتہ کو 29 بنتی ہے، یکم محرم یا چاند رات نہیں؛ کیونکہ جب چاند رات بنے گی تو تب چار دن گزر چکے ہوں گے جبکہ یہاں تصریح ہے کہ حملہ کے بعد تین دن زندہ رہے تو اس سے واضح ہو گیا کہ ان تین زندہ رہنے والے دنوں سے اس بدھ کے بعد والے تین دن مراد ہیں اور اس حساب سے مغرب کے بعد دن تو ہفتہ کا ہی تھا کہ ہفتہ کو وفات ہوئی مگر چاند نظر آنے کے باعث یکم محرم ہو چکا تھا تو اس سے یہ پوری بات منطبق ہو جاتی ہے، فلیتامل۔

تاریخ مکۃ المشرفۃ والمسجد الحرام والمدینۃ الشریفۃ والقبر الشریف میں ہے: « طعن يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين بعد حجة تلك السنة، وقيل: طعن يوم الاثنين لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، وقيل: لثلاث ليال بقين من ذي الحجة، وبقي ثلاثة أيام بعد الطعنة ثم توفي » ترجمہ: چوبیس ہجری کے اسی سال کے حج کے بعد ہفتہ کے دن یکم محرم کے اوائل میں حملہ ہوا (یہاں حملہ کی بجائے شہادت ہونا

---

[1] ...التعديل والتجريح، لمن خرج له البخاري في الجامع الصحيح» (935/3)۔

چاہیے جیسا کہ عنقریب ثابت ہو گا کہ حملہ پہلے ہوا تھا اور ہفتہ کی شام شہادت کا قول ہے)۔ اور کہا گیا ہے کہ تئیس ہجری پیر کو حملہ ہوا ہے جبکہ ذی الحجہ ختم ہونے میں چار راتیں باقی تھیں اور کہا گیا ہے کہ حملہ کے وقت ذی الحجہ کی تین راتیں باقی تھیں اور اس حملہ کے بعد تین دن زندہ رہے، پھر وفات پائی۔[1]

جنہوں نے ذوالحجہ ختم ہونے میں سات دن قبل یعنی 23 ذی الحجہ کا قول کیا ہے تو انہوں نے 26 ذی الحجہ سے زندہ ہونے والے دن نکال دیئے جیسا کہ المعارف میں ہے: "طعن «عمر» يوم الأربعاء لسبع بقين من ذي الحجة، ومكث ثلاثة أيام، ثم توفي لأربع بقين من ذي الحجة. "ترجمہ: حضرت عمر پر بدھ کے دن حملہ ہوا جبکہ ابھی ذی الحجہ کے سات دن تھے اور پھر تین دن زندہ رہے پھر اس کے بعد وفات پائی جبکہ ابھی ذوالحجہ کے چار دن رہتے تھے۔[2]

تطبیقی جزئیات ودلائل:

مختلف اقوال میں تطبیق کے متعلق شرح التبصرۃ والتذکرۃ اِلفیۃ العراقی میں ہے:

«وتوفي عمر بن الخطاب رضي الله عنه في آخر يوم من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين، وقول المزي، والذهبي قتل لأربع، أو ثلاث بقين من ذي الحجة، فإن أرادا بذلك لما طعنه أبو لؤلؤة، فإنه طعنه يوم الأربعاء عند صلاة الصبح لأربع، وقيل لثلاث بقين منه، وعاش ثلاثة أيام بعد ذلك، واتفقوا على أنه دفن مستهل المحرم سنة أربع وعشرين، وقال الفلاس إنه مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: حضرت عمر نے تئیس ہجری کی ذی الحجہ کے آخری دن وفات پائی اور امام مزی

1...تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة والقبر الشريف» (ص323)۔

2...المعارف» (183/1)۔

وذہبی کا قول کہ تین یا چار دن ذی الحجہ کے باقی تھے جب فوت ہوئے تو اگر اس سے مراد ابولولو کا حملہ ہو تو اس نے حملہ بدھ کے دن صبح کی نماز کے وقت کیا جبکہ ابھی چار دن باقی تھے اور کہا کہ تین (راتیں) باقی تھیں اور اس کے بعد تین دن زندہ رہے اور ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چوبیس ہجری ہلالِ محرم یعنی یکم محرم کو تدفین ہوئی اور فلاس نے کہا کہ ہفتہ کے دن وفات ہوئی جبکہ اس وقت محرم کا اوائل تھا۔[1]

قابل غور باتیں:

اس میں کہا گیا ہے کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ یکم محرم کو تدفین ہوئی اور حملہ اس وقت ہوا جبکہ تین یا چار باقی تھے تو یہاں چار راتیں نہیں ہو سکتیں اس کا بطلان پیچھے گزر چکا ہے اور مزید یہ کہ یہاں ہفتہ کو یکم محرم کہا گیا ہے حالانکہ بدھ سے لے کر تین یا چار دن کے حساب سے ہفتہ کا دن یکم محرم نہیں بنتا بلکہ ہفتہ کا دن گزار کر ہفتہ کی رات، چاند رات بنتی ہے اور اسی چاند رات کا کہا گیا ہے کہ اس میں وفات ہوئی ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ وفات مغرب کے بعد ہوئی اور اس سے اس قول کی تطبیق ہو گئی ہے کہ جنہوں نے آخری ذی الحجہ اور ہفتہ کو وفات کا کہا ہے کہ آخری ذی الحجہ اسی ہفتہ کے دن گزری اور وفات بھی ہفتہ کو ہوئی مگر مغرب کے بعد ہوئی تو اس سے آخری ذی الحجہ کو وفات والے قول اور ہفتہ یکم محرم والے دونوں قولوں میں تطبیق ہو گئی ہے اور اسی سے بدھ و جمعرات میں چار دنوں اور تین راتوں کے ہونے کی تطبیق بھی ہو گئی گویا کہ یہ گتھی ہی سلجھ گئی ہے۔

یونہی تطبیق ذکر کرتے ہوئے فتح المغیث بشرح ألفیۃ الحدیث میں ہے:«(و) مات

---

1 ...شرح التبصرة والتذكرة ألفية العراقي»(303/2)۔

(لثلاث) من السنين (بعد عشرين) سنة في آخر يوم من ذي الحجة الفاروق (عمر) ، بلا خلاف في ذلك أيضا، ودفن في مستهل المحرم سنة أربع وعشرين ; ولذا أرخ الفلاس موته في غرة المحرم، وأما قول المزي، وتبعه الذهبي: إنه قتل لأربع أو ثلاث بقين من ذي الحجة، فأراد بذلك حين طعن أبي لؤلؤة له ; فإنه كان عند صلاة الصبح من يوم الأربعاء لأربع. وقيل: لثلاث بقين منه، وعاش بعد ذلك ثلاثة أيام، وعليه يحمل ما رواه ابن أبي الدنيا من حديث سهل بن سعد الساعدي، قال: توفي عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة. وأما قول بعضهم: إنه مات في يوم الأربعاء لثمان ليال بقين من ذي الحجة فغلط ترجمہ: حضرت عمر کی وفات تیئیس ہجری ذی الحجہ کے آخری دن کو ہوئی، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔اور ان کی تدفین یکم محرم چوبیس ہجری کو ہوئی ہے ،اسی وجہ سے الفلاس نے ان کی موت کو یکم محرم کو قرار دیا ہے اور امام مزی اور ان کے متبع امام ذہبی کا قول کہ تین یا چار دن ذی الحجہ کے باقی تھے جب فوت ہوئے تو اگر اس سے مراد ابولولو کا حملہ ہو تو اس نے حملہ بدھ کے دن صبح کی نماز کے وقت کیا جبکہ ابھی چار دن باقی تھے اور کہا کہ تین (راتیں) باقی تھیں اور اس کے بعد تین دن زندہ رہے اور اسی پر سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بھی محمول ہے وہ جسے امام ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عمر فوت ہوئے تو بدھ کا دن تھا اور ابھی ذی الحجہ کی چار راتیں باقی تھیں اور بعض کا یہ قول کہ بدھ کے دن فوت ہوئے جبکہ ابھی ذی الحجہ کے آٹھ دن باقی تھے تو یہ غلط ہے۔[1]

یہاں بھی ماقبل کی تقریر ہے کہ ذی الحجہ کے آخری دن سے مراد ہفتہ ہے اور اس میں

---

1 ...۔فتح المغيث بشرح ألفية الحديث»(321/4)۔

یاد رہے! افکارِ رضا ریسرچ سینٹر کسی بھی ادارے کسی بھی تنظیم کے تحت کام نہیں کرتا۔ دارالافتاء افکارِ رضا اسی ریسرچ سینٹر کا ذیلی شعبہ ہے۔
/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786 +923169168614 /IAMKAMRANMADANI

مغرب کے بعد وفات ہوئی ہے تو اس وقت غرۃ المحرم ہو چکا تھا اور اس سے بھی سابقہ تطبیق کی تائید ہوتی ہے۔

نوٹ: یہاں اور ما قبل میں وفات کا سال 23 ہجری و 24 ہجری دونوں ذکر ہوئے تو اس میں اختلاف ہے۔

شرح ألفية العراقي میں ہے: «قضى (عمر) رضي الله عنه في آخر يوم من ذي الحجة، واتفقوا على أنه دفن في مستهل المحرم سنة أربع وعشرين، وقيل: مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: حضرت عمر کی وفات ذی الحجہ کے آخری دن ہوئی اور ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان کو چوبیس ہجری یکم محرم کو دفن کیا گیا ہے اور کہا گیا کہ چوبیس ہجری ہفتہ والے دن یکم محرم کو وفات ہوئی ہے۔[1]

یہاں بھی ان دونوں قولوں میں تطبیق کی وہی صورت ہے جو ما قبل گزر چکی ہے۔

رياض الأفهام في شرح عمدة الأحكام میں ہے: يصلي بالناس صلاة الصبح، فأقام ثلاثة أيام ومات، وقيل: سبعة أيام. قال عمرو بن علي: «مات يوم السبت غرة المحرم، سنة أربع وعشرين» لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا رہے تھے تو پھر آپ تین دن تک زندہ رہے اور پھر فوت ہوئے اور کہا گیا ہے کہ سات دنوں تک۔ عمرو بن علی نے کہا کہ چوبیس ہجری میں ہفتہ کے دن یکم محرم کو فوت ہوئے۔[2]

الشذا الفياح من علوم ابن الصلاح میں ہے: «لما طعنه أبو لؤلؤة فإنه طعنه يوم

1....شرح ألفية العراقي - ابن العيني» (ص365)۔

2....رياض الأفهام في شرح عمدة الأحكام» (15/1)۔

الأربعاء عند صلاة الصبح لأربع وقيل: لثلاث بقين منه وعاش ثلاثة أيام بعد ذلك.واتفقوا على أنه دفن مستهل المحرم سنة أربع وعشرين وقال الفلاس: إنه مات يوم السبت غرة المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ:جب ابولؤلؤ نے آپ کو خنجر مارا تو یہ بدھ کا دن فجر کی نماز کا وقت تھا اوچار رہتے تھے اور کہا گیا کہ تین باقی تھے اور اس کے بعد تین دن زندہ رہے اور ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یکم محرم چوبیس ہجری کو دفن ہوئے اور فلاس نے کہا کہ ہفتہ کے دن وفات ہوئی جبکہ اس وقت محرم کا اوائل تھا۔[1]

الإعلام بفوائد عمدة الأحكام میں ہے:« ثم حمل [عمر] رضي الله عنه إلى منزله وبقي ثلاثة أيام، وقيل: سبعة، ومات. قال [عمرو] بن علي: مات يوم السبت غرة المحرم » ترجمہ:حضرت عمر کو ان کے گھر لایا گیا اور تین دن زندہ رہے اور کہا گیا کہ سات دن اور پھر فوت ہوئے اور عمرو بن علی نے کہا کہ ہفتہ کے دن وفات ہوئی جبکہ اس وقت محرم کا اوائل تھا۔[2]

تاریخ الخمیس میں ہے:« وقال سعد بن أبی وقاص طعن عمر یوم الاربعاء لاربع لیال بقین من ذی الحجة سنة ثلاث وعشرین من الهجرة کذافی التذنیب ودفن یوم الاحد صبیحة هلال المحرم وقیل لثلاث بقین منه وقیل ان وفاته کانت غرّة المحرم من سنة أربع وعشرین کما مرّ » ترجمہ:سعد بن ابی وقاص نے فرمایا کہ حضرت عمر پر بدھ کو حملہ ہوا جبکہ چار راتیں ذی الحجہ کی باقی تھیں اور ہجرت کا تئیسواں سال تھا، ایسے ہی تذنیب میں ہے اور اتوار کو یکم محرم میں صبح کے وقت تدفین ہوئی اور کہا گیا کہ تین دن باقی تھے اور کہا گیا کہ ان

1....الشذا الفیاح من علوم ابن الصلاح»(725/2)۔

2....الإعلام بفوائد عمدة الأحكام»(143/1)۔

کی وفات یکم محرم کو چوبیس ہجری میں ہوئی جیسا کہ گزرا۔[1]

«سبل السلام شرح بلوغ المرام میں ہے:«وتوفي [في] غرة المحرم سنة أربع وعشرين، طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة» ترجمہ: ان کی وفات یکم محرم چوبیس ہجری کو ہوئی، انہیں ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے شہید کیا۔[2]

حاشیۃ الجمل علی شرح المنہج میں ہے:«طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة مصدر الحاج بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين وتوفي يوم الأربعاء غرة المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: حج سے آنے کے بعد انہیں ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور بدھ یکم محرم چوبیس ہجری کو وفات پائی۔[3]

تاریخ الدولۃ العلیۃ العثمانیۃ میں ہے:«طعنه ابو لؤلؤة بسكين وقت الصلاة وتوفي رحمه الله في يوم السبت آخر ذي الحجة» ان پر ابولؤلؤ نے خنجر سے نماز کے وقت حملہ کیا تو وہ ذی الحجہ کے آخر میں ہفتہ کے دن فوت ہوئے۔[4]

الأنس الجلیل میں ہے:«وتوفي يوم السبت سلخ ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة الشريفة ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: اور انہوں نے تئیس ہجری میں ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں ہفتہ کے دن وفات پائی اور

1....تاريخ الخميس في أحوال أنفس النفيس»(250/2)۔
2....سبل السلام شرح بلوغ المرام»(230/1ت حلاق)۔
3....حاشية الجمل على شرح المنهج»(490/1)۔
4....تاريخ الدولة العلية العثمانية»(ص26)۔

چوبیس ہجری بروز اتوار یکم محرم کو مدفون ہوئے۔[1]

التاریخ المعتبر میں ہے: «وتوفي يوم السبت سلخ ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودُفِن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: اور انہوں نے تیئیس ہجری میں ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں ہفتہ کے دن وفات پائی اور چوبیس ہجری بروز اتوار یکم محرم کو مدفون ہوئے۔[2]

المختصر في أخبار البشر میں ہے: «وتوفي يوم السبت سلخ ذي الحجة، ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: اور انہوں نے تیئیس ہجری میں ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں ہفتہ کے دن وفات پائی اور چوبیس ہجری بروز اتوار یکم محرم کو مدفون ہوئے۔[3]

الاستقصا لأخبار دول المغرب الأقصی میں ہے: «وكانت وفاة عمر رضي الله عنه يوم السبت منسلخ ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: اور انہوں نے تیئیس ہجری میں ذی الحجہ کے مہینہ کے آخر میں ہفتہ کے دن وفات پائی اور چوبیس ہجری بروز اتوار یکم محرم کو مدفون ہوئے۔[4]

المجتبی من المجتنی میں ہے: «طعنة أبو لؤلؤة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صبيحة هلال المحرم» ترجمہ: ان پر ابولؤلؤ نے تیئیس ہجری میں بدھ کو حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ کے چار باقی تھے اور اتوار کی صبح یکم محرم کو

1...الأنس الجليل» (259/1)۔

2...التاريخ المعتبر في أنباء من غبر» (252/1)۔

3...المختصر في أخبار البشر» (165/1)۔

4...الاستقصا لأخبار دول المغرب الأقصى» (90/1)۔

تدفین ہوئی۔[1]

مجمع بحار الأنوار میں ہے: «طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن غرة المحرم» ترجمہ: ان پر ابولؤلؤ نے تیئیس ہجری میں بدھ کو حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ کے چار باقی تھے اور اتوار کی صبح یکم محرم کو تدفین ہوئی۔[2]

نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج میں ہے: «طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة مصدر الحاج بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأربعاء غرة المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: حج سے آنے کے بعد انہیں ابو لؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور بدھ یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[3]

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح میں ہے: «قال المؤلف: طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد عاشر محرم» ترجمہ: مؤلف نے کہا کہ حج سے آنے کے بعد ان پر ابو لؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار دس محرم کو تدفین ہوئی۔[4]

لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح میں ہے: «طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن

1...المجتبى من المجتنى» (ص42)۔
2...مجمع بحار الأنوار» (279/5)۔
3...نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج» (126/2)۔
4...مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح» (3727/9)۔

شعبة بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد غرة المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: ان پر ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[1]

البدر التمام شرح بلوغ المرام میں ہے: «طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة مصدر الحاج بالمدينة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد غرة المحرم سنة أربع وعشرين » ان پر ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[2]

نجاح القاري شرح صحيح البخاري میں ہے: « ودفن يوم الأحد، هلال محرم سنة: أربع وعشرين » ترجمہ: اتوار کے روز یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[3]

التنوير شرح الجامع الصغير میں ہے: «طعنه أبو لؤلؤة غلام المغيرة يوم الأربعاء لأربع بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن غرة المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: ان پر ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[4]

1...لمعات التنقيح في شرح مشكاة المصابيح» (130/10)۔
2...البدر التمام شرح بلوغ المرام ت الزين» (248/1)۔
3...نجاح القاري شرح صحيح البخاري - كتاب الجنائز» (461/1 بترقيم الشاملة آليا)۔
4...التنوير شرح الجامع الصغير» (182/1)۔

الطبقات الکبیر میں ہے: « قال: أخبرنا محمد بن عمر قال: حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد عن أبيه قال: طعن عمر بن الخطاب يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عمر پر ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[1]

تاریخ دمشق لابن عساکر میں ہے: « قال ونا محمد بن سعد أنا محمد بن عمر قال حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد عن أبيه قال طعن عمر بن الخطاب يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عمر پر ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[2]

المنتخب من ذیل المذیل میں ہے: « قال طعن عمر يوم الاربعاء لاربع ليال بقين من ذى الحجه سنة 23 ودفن يوم الاحد صباح هلال المحرم سنة 24 » ترجمہ: ان پر ابولؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[3]

1....الطبقات الكبير» (338/3 ط الخانجي)۔
2....تاريخ دمشق لابن عساكر» (463/44)۔
3....المنتخب من ذيل المذيل» (ص 11)۔

یاد رہے! افکارِ رضا ریسرچ سینٹر کسی بھی ادارے کسی بھی تنظیم کے تحت کام نہیں کرتا۔ دارالافتاء افکارِ رضا اسی ریسرچ سینٹر کا ذیلی شعبہ ہے۔
/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786 +923169168614 /IAMKAMRANMADANI

تاریخ الطبري میں ہے: «حدثني الحارث، قال: حدثنا محمد بن سعد، قال: أخبرنا محمد ابن عمر، قال: حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد، عن أبيه قال: طعن عمر رضى الله تعالى عنه يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين» ترجمہ: سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عمر پر ابو لؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[1]

معرفة الصحابة لأبي نعيم میں ہے: حدثنا عبد الله بن محمد بن جعفر، ثنا محمد بن عبد الله بن رسته، ثنا أبو أيوب سليمان بن داود، ثنا الواقدي، ثنا أبو بكر بن إسماعيل، عن محمد بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه، قال: «طعن عمر رضي الله عنه يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صبيحة هلال المحرم» ترجمہ: سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عمر پر ابو لؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[2]

تلقیح فهوم أهل الأثر میں ہے: «قال سعد بن أبي وقاص طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد صبيحة هلال

1....تاريخ الطبري = تاريخ الرسل والملوك، وصلة تاريخ الطبري» (193/4)۔

2....معرفة الصحابة لأبي نعيم» (39/1)۔

المحرم فأما الذي طعنه فهو أبو لؤلؤة غلام المغيرة بن شعبة » ترجمہ: سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عمر پر ابو لؤلؤ جو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اس نے بدھ کے روز مدینہ میں حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[1]

صفۃ الصفوۃ میں ہے: « قال سعد بن أبي وقاص طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين ودفن يوم الأحد صبيحة هلال المحرم » ترجمہ: سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عمر پر بدھ کے روز حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم کو تدفین ہوئی۔[2]

تہذیب الأسماء واللغات میں ہے: « وطُعن عمر، رضى الله عنه، يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذى الحجة سنة ثلاث وعشرين من الهجرة، ودفن يوم الأحد هلال المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عمر پر بدھ کے روز حملہ کیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[3]

شرح الإلمام بأحاديث الأحكام میں ہے: « وقيل: إنه طُعِنَ في يومِ الأربعاء، لأربع ليالٍ بقينَ من ذي الحجة، سنة ثلاث وعشرين من الهجرة، ودفن يوم الأحد هلال

---

1 ۔۔۔ تلقيح فهوم أهل الأثر » (ص 77)۔

2 ۔۔۔ صفة الصفوة » (109/1)۔

3 ۔۔۔ تهذيب الأسماء واللغات (13/2)۔

المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: کہا گیا ہے کہ حضرت عمر پر بدھ کے روز حملہ کیا گیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[1]

البدایۃ والنھایۃ میں ہے: « ومات، رضي الله عنه بعد ثلاث، ودفن يوم الأحد مستهل المحرم من سنة أربع وعشرين---.قال الواقدي: حدثني أبو بكر بن إسماعيل بن محمد بن سعد، عن أبيه قال: طعن عمر يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاث وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: تین روز بعد انتقال ہوا اور اتوار کو یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی ---امام واقدی نے کہا کہ مجھے ابو بکر بن اسمعیل اور انہوں نے محمد بن سعد اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ فرمایا انہوں نے؛ حضرت عمر پر بدھ کے روز حملہ کیا گیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[2]

عمدۃ القاري شرح صحیح البخاري میں ہے: « وقال الواقدي: طعن عمر، رضي الله تعالى عنه، يوم الأربعاء لأربع ليال بقين من ذي الحجة سنة ثلاثة وعشرين، ودفن يوم الأحد صباح هلال المحرم سنة أربع وعشرين » ترجمہ: امام واقدی نے کہا کہ حضرت عمر پر بدھ کے روز حملہ کیا گیا جبکہ ذی الحجہ تیئیس ہجری کے چار دن باقی تھے۔ اور اتوار یکم محرم چوبیس ہجری کو تدفین ہوئی۔[3]

"بطور نمونہ یہاں صرف 43 حوالہ جات نقل کیے گئے ہیں، اس کے علاوہ بھی کئی کتب

---

1 ---شرح الإلمام بأحاديث الأحكام» (137/5)۔

2 ---البداية والنهاية» (190/10)۔

3 ---عمدة القاري شرح صحيح البخاري» (229/8)۔

مثلاً سبل الہدی والرشاد، تاریخ مدینہ لابن شبہ، المختصر فی اخبار البشر، جامع الاصول، سمط النجوم العوالی، تاریخ الخلفاء، خطبات محرم اور فیضان فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وغیرہ کتب میں ہے، اختلافات بہت ہیں تو یہ ایک تطبیق پیش کی گئی ہے، اگر یہ درست ہو تو محض اللہ کا فضل ہے اور اگر کمی کوتاہی ہو تو یہ میرے ناقص فہم کا نتیجہ ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــ

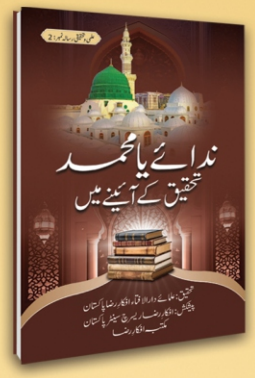

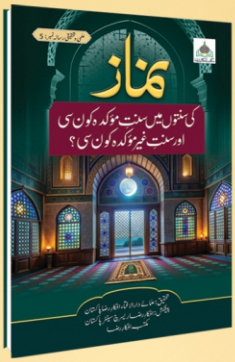

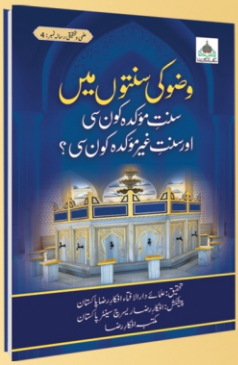

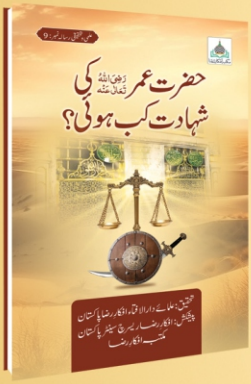

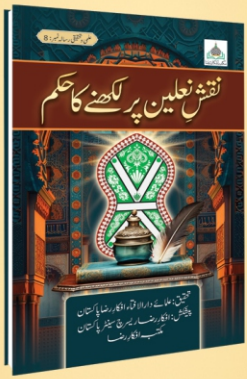

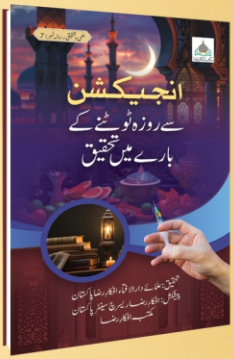

/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786
+923155322470 /IAMKAMRANMADANI